الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اسلام میں زکاۃ کا نصاب متعین ہے۔ ہر مال پر زکاۃ واجب نہیں ہے، بلکہ جب مال نصاب کو پہنچتا ہو تو زکاۃ فرض کی گئی ہے۔ سونے کا نصاب 85 گرام مقرر ہے، اور چاندی کا 595 گرام ہے۔

اگر کسی آدمی کے پاس 85 گرام سونا (ساڑھے سات تولہ) یا 595 گرام چاندی (ساڑھے باون تولہ) یا اس سے زائد مقدار پورا سال پڑی رہے تو سال گزرنے کے بعد اڑھائی فیصد کے حساب سے زکاۃ ادا کرے گا۔

سیدنا علی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا كَانَتْ لَكَ مِائَتَا دِرْهَمٍ وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا خَمْسَةُ دَرَاهِمَ، وَلَيْسَ عَلَيْكَ شَيْءٌ يَعْنِي فِي الذَّهَبِ حَتَّى يَكُونَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا، فَإِذَا كَانَ لَكَ عِشْرُونَ دِينَارًا وَحَالَ عَلَيْهَا الْحَوْلُ فَفِيهَا نِصْفُ دِينَارٍ، فَمَا زَادَ فَبِحِسَابِ ذَلِكَ (سنن أبي داود، الزكاة: 1573) (صحيح).

جب تیرے پاس 200 درہم (595 گرام چاندی) ہو، اس پر سال گزر جائے تو اس میں 5 درہم (زکاۃ) ہے، اور تیرے پاس جو سونا ہے اس میں تب زکاۃ واجب ہوگی جب وہ 20 دینار (85 گرام) ہو جائے، جب سونا 20 دینار (85 گرام) ہو جائے اور اس پر سال گزر جائے تو اس میں آدھا دینار (زکاۃ) ہے، اور جو اس سے زائد ہو اس کی زکاۃ بھی اسی حساب (اڑھائی فیصد) سے دی جائے گی۔

نقدی رقم کے بارے میں درست بات یہی ہے کہ اگر وہ چاندی کے نصاب (ساڑھے باون تولہ) کی قیمت کو پہنچے تو اس پر زکاۃ واجب ہوگی، چنانچہ اگر ایک شخص کے پاس نقدی ہے لیکن اسکی مقدار اتنی کم ہے کہ وہ چاندی کے نصاب کے برابر نہیں ہوتی تو اس پر زکاۃ واجب نہیں ہوگی۔

ایسے ہی اگر کسی انسان کے پاس سونا ہے لیکن وہ ساڑھے سات تولہ سے کم ہے تو اس پر بھی زکاۃ واجب نہیں ہوگی۔

آپ کے پاس 3 تولے سونا ہے جو زکاۃ کے نصاب کو نہیں پہنچتا اس لیے اس پر زکاۃ واجب نہیں ہوتی۔

کرنسی پر بھی سال گزرنے کے بعد زکاۃ واجب ہوتی ہے۔ اگر آپ کے پاس اتنی نقدی ہو جو چاندی کے نصاب (ساڑھے باون تولہ) کی قیمت کو پہنچے تو سال گزرنے کے بعد اس سے زکاۃ نکالنا ضروری ہے۔

**واللہ أعلم بالصواب.**

## محدث فتوی کمیٹی

1- فضیلۃ الشیخ ابو محمد عبد الستار حماد حفظہ اللہ

2- فضیلۃ الشیخ جاوید اقبال سیالکوٹی حفظہ اللہ

3- فضیلۃ الشیخ عبد الخالق صاحب

4- فضیلۃ الشیخ اسحاق زاہد صاحب